سوال

(172) صدقۃ الفطر کی ادائیگی کس عشرہ میں ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

صدقۃ الفطر رمضان کے پہلے عشرہ میں ادا کیا جاسکتا ہے؟ احادیث اور تعامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جواب مطلوب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صدقۃ الفطر کی فرضیت کا سبب فطر رمضان ہے۔ اس بنا پر یہ صدقہ، فطر کے ساتھ مقید ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے فطر رمضان سے پہلے نہیں ادا کرنا چاہیے تاہم اس کی ادائیگی کے دو وقت ہیں:

1۔ وقت جواز، یہ عید سے ایک یا دو دن پہلے ہے یعنی اسے عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ صدقہ فطر عید سے ایک یا دو دن پہلے سرکاری طور پر صدقہ وصول کرنے والوں کے حوالے کردیتے تھے۔ [صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۵۱۱]

2۔ وقت فضیلت: یہ عید کے دن نماز عید سے پہلے کا وقت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کردیا تو یہ صدقہ قبول ہوگا اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ صدقات میں سے ایک عام صدقہ ہے یعنی صدقہ فطر نہیں ہے۔'' [سنن ابی داود، الزکوٰۃ: ۱۶۰۹]

اگر کوئی نماز عید کے بعد تک اسے مؤخر کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے اس سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوگا۔ ان تصریحات کے پیش نظر ہمارا رحجان یہ ہے کہ صدقہ فطر رمضان کے پہلے عشرہ میں ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اہل علم کے ہاں راجح قول یہی ہے کہ صدقہ فطر کو اس قدر قبل از وقت ادا کرنا درست نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:212